مُحبّت

(روشن صدیقی)

محبت اک تپشِ ناتمام ہوتی ہے
نہ صبح ہوتی ہے اس کی نہ شام ہوتی ہے

ہر ایک جلوہ ہے میرے لئے کشش تیری
ہر اک عدا مجھے تیرا پیام ہوتی ہے

جو راہ اہلِ خرد کیلئے ہے لا محدود
جنونِ عشق میں وہ چند گام ہوتی ہے

شرارِ آتشِ نمرود سے بھی ہے بدتر
وہ آرزو جو ہوس کی غلام ہوتی ہے

کچھ اس میں مد و منصب کی نہیں تخصیص
یہ رسمِ شہرِ محبت میں عام ہوتی ہے

خدایا ہو مرے ایوانِ آرزو کی خیر
سنا ہے عشق کی تعمیر خام ہوتی ہے

یہ کائنات ہے جس کیلئے سراپا گوش
تری ہی بات سے وہ خوش کلام ہوتی ہے

نمازِ عشق کا آتا ہی ہے جو ہوش کبھی
تو بیخودی میری بڑھ کر امام ہوتی ہے

وہ مرگ، مرگِ محبت ہے جس کا نام روشن
چراغِ راہِ حیاتِ دوام ہوتی ہے